1346

مرصاد العباد من المبدأ و فی المعاد

P266

مؤلف :- نجم الدین صغری

سائز :- 14×24 سطور :- 21

اوراق :- 162 جدول :- 18×8½

تالیف :- رمضان سنہ 618ھ کتابت :- سنہ 1016ھ

مقام :- برہان پور خط :- نسخ

موضوع :- تصوف زبان :- فارسی

آغاز :- الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ علی نبیہ وحبیبہ محمد وآلہ اجمعین
حمد بیحد وثنائی بیعد پادشاہی را کہ ...

اختتام :- فالحمد للہ رب العالمین وسلم تسلیما کثیرا کثیرا برحمتک یا ارحم الراحمین

ترقیمہ :- ہذا الکتاب مرصاد العباد فرمائش حضرت سیادت پناہی سعادت دستگاہی مرزا عبدالملک مد اللہ عمرہ و ترقی درجاتہ بادکسر العبد الفقیر الحقیر الراجی الی رحمۃ اللہ الصمد حسین ابن عماد ابن محمود غفر لہ اللہ ولوالدیہ ولجمیع المومنین والمومنات۔ مورخہ بیست و پنجم ماہ جمادی الاول در مقام محمود شہر برہان پور سنہ ۱۰۱۶ھ حرره الرحمن [illegible]

نوٹ :- سلوک راہ دین، راہ اصول بمعالم یقین، تربیت نفس انسانی، معرفت مقامات ربانی وغیرہ اسکا موضوع ہے۔ مذکورہ کتاب پانچ باب اور چالیس فصول پر مشتمل ہے۔ فہرست شروع میں دی ہوئی ہے۔ مصنف شاعر بھی تھے۔ چنانچہ صفحہ ۲ پر این ضعیف گوید کہکر شعر نقل کیا ہے۔

ای نسخۂ نامۂ الٰہی کہ توئی ٭ وی آئینۂ جمال شاہی کہ توئی
بیرون تو نیست ہر چہ در عالم ہست ٭ در خود بطلب ہر آنچہ خواہی کہ توئی

فصل دوم اہم ہے۔ اسمیں مصنف نے سبب تالیف کیساتھ ہی اپنا تفصیل سے احوال بیان کیا ہے۔ فصل سوم اس بات کی تفصیل ہے کہ اس کتاب کو کس نہج پر تیار کیا گیا ہے۔

جلال الدین مصنف سے بزبان فارسی تصوف کے موضوع پر ایک جامع کتاب
کی تالیف چاہتے تھے اگرچہ مصنف نے حسب استدعا و التماس بڑا مختصر چند
مجموعے نظم بند کیے تھے۔ مصنف عراق و خراسان میں بڑے خطرہ میں رہتے تھے۔

یہاں تک کہ سنہ ۶۱۷ھ میں تاتار کا فتنہ برپا ہوا علاوہ اسلامیہ کو تہس نہس کر دیا
گیا ایک سال تک عراق میں مارے مارے پھرتے رہے عزیز و اقارب کو چھوڑنا محال
تھا لیکن اب حالات ایسے پیدا ہو گئے کہ نفسی نفسی مصنف اپنے مسکن مالوف کو چھوڑ
کر سنہ ۶۱۸ھ میں شہر ری کو چھوڑ کر ہجرت کی ان کے نکلنے کے بعد مغلوں کا حملہ ہوا اور
مصنف کے عزیز و اقارب سمیت اکثر اس شہر کو تہ تیغ کر دیا گیا۔

اب مصنف نے کسی ایسے اسلامی ملک میں قیام کرنا چاہا جہاں اہل سنت
والجماعت کی آبادی ہو۔

چنانچہ بلاد روم پر نظر پڑی جہاں کا بادشاہ علاؤ الدین کیقباد بن کیخسرو
الخ ارسلان عادل دین دار محسن عت تھا اور مدارس، خانقاہ، مساجد، مقابر
حمام، پل، رباط، اور بیمارستان تعمیر کیا کرتا تھا۔ آل سلجوق کے اس
بادشاہ کیلئے مصنف نے طویل دعائے خیر کی ہے۔

بڑی مشکل سے مصنف شہر قیصریہ پہنچے شہر ملطیہ میں انکو شیخ شہاب الدین
عمر سہروردی سے شرف ملاقات نصیب ہوئی انہوں نے انکا استقبال کیا۔
انہوں نے مصنف کو اسی جگہ قیام کا مشورہ دیا بلکہ حضرت سہروردی نے اپنے جانے
کے بعد چند باتیں مرقوم فرما کر مصنف کو دیں اور بادشاہ سے مراسم قائم
کرنے کو کہا۔ مصنف نے بادشاہ کیلئے تحفہ لے جانا ضروری سمجھا خدا کی طرف سے
القا حق کا زمانہ پورا ہوا اور انبساط نصیب ہوا، علم غیب سے اشارہ ہوا
کہ بہترین تحفہ ایک کتاب ہوگی۔ لہذا طلب کا تقاضہ بھی دامن گیر ہوا

اور سنہ ۶۲۰ھ میں اسکو تالیف کیا۔ اس نسخہ کے پہلے دو اوراق پر اہم عرض دیدہ ہیں۔ جس سے پتہ چلتا ہے بیگم
شاہجہان اور اورنگ زیب کے شاہی کتب خانہ میں رہ چکا ہے۔

① بتاریخ بیست و ہفتم شہر شوال من شہور سنہ ثلث و سبع و ستین و الف (۱۰۷۳) داخل کتب خانہ عرض دیدہ شد۔
② مرصاد العباد من المبدأ و المعاد ... آنحضرت ... بتاریخ ... شہر شوال سنہ
... سنہ جلوس ... دیدہ شد۔
③ بتاریخ ... شہر شوال سنہ ... عرض دیدہ شد ④ بتاریخ ... جمادی الاول سنہ ...
⑤ مرصاد العباد ... شاہجہان آباد ... بتاریخ
بیست و ہفتم جمادی الاول سنہ ... شاہجہان ⑥ ...